اقبال اکادمی پاکستان کا خبرنامہ

اقبال نامہ

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۰ء

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

رئیسِ ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مدیر: ہارون اکرم گل

مجلسِ ادارت: فہیم ارشد، ارشاد الرحمٰن، محمد بابر خان، محمد اسحاق

تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان،
• Tel:+92 (42) 99203573 • Fax:+92 (42) 36314496
• email:info@iap.gov.pk • www.allamaiqbal.com

خصوصی تقریب بیادِ ڈاکٹر جاوید اقبال (فرزندِ اقبالؒ)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام فرزندِ اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال کی پانچویں برسی کے موقع پر خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت سینیٹر ولید اقبال نے کی۔ جسٹس ناصرہ اقبال اور میاں اقبال صلاح الدین مہمان خصوصی تھے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کلماتِ تشکر ادا کیے جب کہ میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل نے انجام دیئے۔ مہمان مقررین میں ڈاکٹر عطیہ سید، بریگیڈیئر ڈاکٹر وحید الزمان طارق، پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر، اعجاز الحق اعجاز، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، میاں ساجد علی، حسن رضا اقبالی اور محمد طارق طاہر شامل تھے۔

انھوں نے والد کے احکامات کے مطابق خود کو ڈھالا: جسٹس ناصرہ جاوید اقبال

سینیٹر ولید اقبال نے کہا کہ مولانا رومی کے انسانِ کامل اور نطشے کے سپر مین کے تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے اقبال نے مردِ حق کا تصور پیش کیا جو ان کو قائداعظم کی شکل میں وہ عملی صورت میں حاصل بھی ہو گیا۔ میرے والد ان کی تلقین کے مطابق ہمیشہ مردِ حق کی تلاش کرتے رہے۔ جسٹس ناصرہ جاوید اقبال نے کہا کہ جاوید اقبال (مرحوم) بہت محنتی تھے۔ نو سال کی تحقیق کے بعد ڈاکٹر صاحب نے "زندہ رود" لکھی اور کسی سے مدد نہیں لی۔ وہ اپنی والدہ کو بہت یاد کرتے تھے اور انھوں نے والد کے احکامات کے مطابق خود کو ڈھالا۔

کلامِ اقبال میں جاوید کا اسم ہر دور کے نوجوانوں میں تحرک و حرارت کے ایک استعارہ کی صورت رکھتا ہے: ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

میاں اقبال صلاح الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی زندگی "دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر" پر مبنی نظم میں لکھے گئے ہر ایک شعر سے عبارت تھی۔ وہ سکوتِ لالہ و گل کو "خاموش اکثریت" سے تشبیہ دیتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ نئے نصابات میں ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتب بھی شامل ہونی چاہئیں۔

ڈاکٹر محمد سلیم مظہر نے کہا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ وہ علامہ اقبال کو سب سے بہتر طور پر سمجھتے تھے۔ وہ ایک اعلیٰ پائے کے مصنف، مستند اور غیر جانب دار محقق تھے۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال کو سمجھنے کے لیے ان کی نثر ضرور پڑھنی چاہیے اور اس سلسلے میں ڈاکٹر جاوید اقبال کی تحریریں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر سلیم مظہر نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ پنجاب یونیورسٹی اقبال اکادمی کے ساتھ باہمی مفاہمت کی یادداشت (MOU) پر بھی دستخط کرے گی کہ تاکہ علامہ اقبال اور ڈاکٹر جاوید اقبال کی تعلیمات کو آگے بڑھایا جائے۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ اقبال کی شاعری قوت، حرکت اور حرارت کا استعارہ ہے۔ کلامِ اقبال میں جاوید کا اسم نوجوانوں کے لیے تحریک کا ایک استعارہ ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے اپنی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کیا۔ اقبال کے کلام کو نوجوانوں میں عام کر دینا اس وقت اہم ترین ضرورت ہے۔

بریگیڈیئر ڈاکٹر وحید الزمان طارق نے کہا کہ علامہ اقبال نے اپنی وفات سے قبل چودھری محمد حسین سے کہا کہ جاوید اقبال کو "جاوید نامہ" ضرور پڑھانا اور ان کی زندگی پر اس کے گہرے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر عطیہ سید نے جاوید اقبال (مرحوم) کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان پر علمی و شخصی حوالے سے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر طاہر حمید تنولی نے کہا کہ جاوید اقبال ہمیشہ کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے اور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ حسن رضا اقبالی نے کہا کہ جاوید اقبال کے ساتھ وقت گزارنا میرے لیے باعثِ سعادت ہے۔ میاں ساجد علی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا ڈاکٹر جاوید اقبال کی یاد میں بھی یادگاری ٹکٹ جاری کیا جانا چاہیے۔ نوجوان سکالر محمد طارق طاہر نے ڈاکٹر جاوید اقبال کی سوانح اور شخصیت پر مختصر اظہارِ خیال کیا۔ اس موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے جاوید اقبال (مرحوم) کی کتب کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔

ڈاکٹر جاوید اقبال نے اپنے والد علامہ اقبالؒ کی تلقین پر زندگی مردِ حق کی تلاش میں گزاری: سینیٹر ولید اقبال

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی۔ نتائج کا اعلان

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی کے مقابلوں کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ اس حوالے سے ۱۵ ر اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ایوان اقبال میں پر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی معروف صحافی اور دانش ور جناب سجاد میر تھے۔ میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل نے انجام دیئے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کلمات تشکر ادا کیے، جب کہ مقابلے کے منصفین ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر عروبہ صدیقی، ڈاکٹر قاسم محمود، جناب اعجاز الحق اعجاز نے مقابلے میں شامل مضامین کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ تقریب کا باقاعدہ

جناب سجاد میر نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے ناموں کا اعلان کیا اور انھیں مبارک باد پیش کی۔ کالج کی سطح کے طلبہ و طالبات پر مشتمل پہلے زمرے میں تتلے عالی

محمد عدنان نے مشترکہ طور پر دوم پوزیشن جب کہ آئی۔ ایل۔ ایم کالج، سرگودھا کے محمد علی اور پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج، کمالیہ کی ثناء شاہد سوم پوزیشن کے حق دار ٹھہرے۔ جامعۃ المحصنات

آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ قاری محمد بشارت علی رضا نے تلاوت قرآن پاک سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔ طالبہ انعم شہزادی نے اقبال کا نعتیہ کلام پیش کیا۔

تحصیل نوشہرہ ورکاں کے حافظ محمد عاطف نے اوّل پوزیشن حاصل کی، لاہور کالج برائے خواتین، یونیورسٹی لاہور کی طالبہ ماہم کیلانی اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج تلہ گنگ کے طالب علم

انٹرمیڈیٹ گرلز کالج و درس نظامی کراچی کی عائشہ عبید، پنجاب کالج ایوب پارک کیمپس، راولپنڈی کی عائشہ انور فیڈرل کالج اٹک کینٹ، پیپلز کالونی اٹک کی مائرہ پراچہ، گورنمنٹ گرلز پوسٹ

گریجویٹ کالج سیدو شریف، سوات کی عائشہ گل، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، یونیورسٹی، سیالکوٹ کی مصباح جبیں کو بہترین مضمون نگاری پر حوصلہ افزائی

"پاکستان بھر سے طلبہ کی شرکت نے ثابت کیا ہے کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی""

کے انعام دیئے گئے۔

یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات پر مشتمل دوسرے زمرے میں جامعہ پنجاب، لاہور کے محمد عمر نے پہلی پوزیشن، یونیورسٹی آف ساہیوال کی ساجدہ اکرم اور تحصیل جام پور ضلع رحیم یار خان کے محمد ارشد نے مشترکہ طور پر دوسری جب کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور کی روبینہ یاسمین اور جی سی یونیورسٹی، لاہور کے ذوالفقار علی نے مشترکہ طور پر تیسری پوزیشن

"اقبال اکادمی نے نوجوانوں کیلئے انتہائی مثبت سرگرمیوں کا انعقاد کیا اور انھیں مایوسی سے بچا کر تخلیق کی تحریک دی"

حاصل کی۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے میاں ساجد علی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور کی گل رعنا، یونیورسٹی آف اوکاڑہ کی سعدیہ خان، غلام فاطمہ اور اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور کی عظمیٰ لیسین کو بہترین مضمون نگاری پر حوصلہ افزائی کے انعام دیئے گئے۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب سجاد میر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال کی فکر ہی ہماری تہذیب کی بنیاد ہے۔ نظریہ پاکستان بھی

"طلبہ و طالبات کو چاہیے کہ وہ اقبال اکادمی کی لائبریری سے استفادہ ضرور کریں"

دراصل اقبال ہی کی فکر ہے، جو اقبال کو سمجھتا ہے وہ پاکستان کو بھی سمجھ سکتا ہے۔ انھوں نے اقبال اکادمی پاکستان کی حالیہ کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل کی تربیت کے لیے اقبال اکادمی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس نوعیت کے مقابلوں کو جاری ساری رہنا چاہیے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ مضمون نویسی کا یہ مقابلہ علامہ اقبال کی تعلیمات میں دل چسپی رکھنے والے نوجوان طلبہ و طالبات کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان بھر سے طلبہ کی شرکت نے ثابت کیا ہے کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی"۔ انھوں نے کہا کہ فکر اقبال سے اخذ کردہ موضوعات موجودہ مسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے منتخب کیے گئے تھے اور نوجوانوں نے نہ صرف فکر اقبال سے رہ نمائی حاصل کی ہے بلکہ ان کے اندازِ تحریر سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی زبان اور اسلوب کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر زیب النسا سرویا نے کہا کہ کرونا سے جس وقت پوری دنیا متاثر تھی اور ہر طرح کی سرگرمیاں تعطل کا شکار تھیں، ایسے میں اقبال اکادمی نے نوجوانوں کے لیے انتہائی مثبت سرگرمیوں کا انعقاد کیا اور انھیں مایوسی سے بچا کر تخلیق کی تحریک دی۔ اس امر پر یقیناً ڈائریکٹر اقبال اکادمی مبارک باد کی مستحق ہیں۔ ڈاکٹر عروبہ صدیقی نے کہا کہ موجودہ دور اگرچہ سوشل میڈیا کا دور ہے لیکن طلبہ و طالبات کو چاہیے کہ لائبریری سے استفادہ ضرور کریں۔ اس سے نہ صرف تحریر میں پختگی آئے گی بلکہ مطالعہ کرنے سے ان کی فکری تعمیر بھی ہوگی۔ انھوں نے اقبال اکادمی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کامیاب مقابلوں اور تقریبات کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ ڈاکٹر قاسم محمود نے کہا کہ فکر اقبال کی مختلف جہات پر مضمون نویسی نہ صرف ہماری نوجوان نسل کو قومی زبان میں مہارت دے گی بلکہ ان کی کرداری سازی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔ دیگر شرکا نے بھی اس حوالے سے اقبال اکادمی کے مقام کو سراہا۔

وائس چانسلرز کنونشن

ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام ۳/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو فلیٹیز ہوٹل میں وائس چانسلرز کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اقبال اکادمی پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے شرکت کی۔ کنونشن دو حصوں پر مبنی تھا۔ پہلے حصے میں ملک بھر کے وائس چانسلرز نے وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود صاحب کی صدارت میں ’جامعات میں طلبہ کے مابین امن اور سماجی ہم آہنگی‘ کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ دوسرے حصے میں شرکا کے درمیان پینل گفت گو کی صورت میں تجاویز کا تبادلہ ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے تجویز پیش کی کہ یہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ امن اور سماجی ہم آہنگی کے لیے فکر اقبال کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور جامعات میں مثبت اور تعمیری سرگرمیوں کے فروغ کے لیے ’’اقبال کارنرز اور اقبال چیئرز‘‘ کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

آن لائن لیکچر:

’’ایران میں اقبال شناسی ۔ چندزاویے‘‘

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام آن لائن لیکچرز کے سلسلے میں نہ صرف ملکی سطح پر ماہرین اقبالیات شریک رہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اہل علم و دانش نے بھی اس میں دل چسپی لی۔ اس ضمن میں ’’ایران میں اقبال شناسی ۔ چندزاویے‘‘ کے عنوان سے ۷/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو صدر شعبہ اردو، تہران یونیورسٹی، ایران ڈاکٹر محمد کیومرثی جرتودہ کا لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کے یوٹیوب چینل اور سوشل میڈیا پر جاری کیا گیا۔ ڈاکٹر کیومرثی نے ایران میں اقبال شناسی کے ضمن میں مشہد میں اقبالیات کے حوالے سے گفت گو کی اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ فکر اقبال کے مختلف زاویوں پر ایران میں مسلسل تحقیق کی جا رہی ہے۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کی ویب سائیٹ اور یوٹیوب چینل پر موجود ہے۔

خصوصی لیکچر

’’فکر اقبال کا بنیادی ماخذ۔ قرآن حکیم‘‘

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ایوان اقبال میں ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر عربی زبان و ادب کے ممتاز معلم، نقاد و محقق، سابق صدر شعبہ عربی اور ڈین اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری تھے۔ انھوں نے ’’فکر اقبال کا بنیادی ماخذ ۔ قرآن حکیم‘‘ کے موضوع پر مدلل گفت گو کی۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال کے کلام اور فلسفے کو سمجھنے کے لیے قرآن سے رجوع کرنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن حکیم ہی علامہ اقبال کے افکار و نظریات کا حقیقی جوہر ہے، اس لیے فکرِ اقبال کے فہم کی بنیادی شرط یہی ہے کہ اقبال کے خیالات و افکار کے اصل سرچشمے، یعنی قرآن کی طرف رجوع کیا جائے۔ اقبال کی شاعری کا اکثر حصہ قرآنی مقاصد کی ترجمانی کرتا ہے لیکن بعض اشعار تو مفاہیم قرآن سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ انھوں نے زیر بحث موضوع پر تفصیلی اظہار خیال کیا اور اہم حوالوں کی نشان دہی کی۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کی ویب سائیٹ اور یوٹیوب چینل پر موجود ہے۔

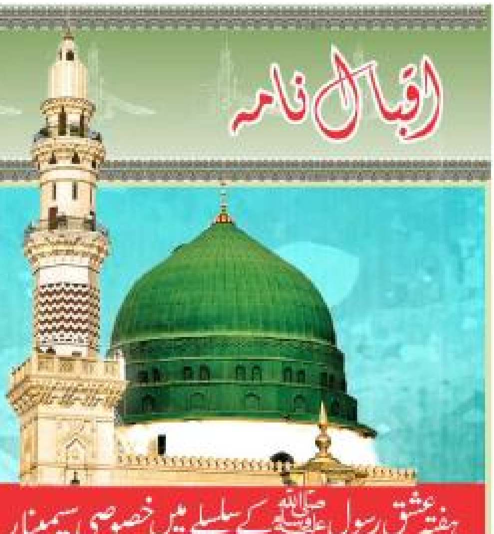

ہفتہ عشق رسول ﷺ کے سلسلے میں خصوصی سیمینار

ہفتہ عشق رسول

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ عشق رسول ﷺ منانے کی مناسبت سے ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا

علامہ اقبال نے نوجوانوں کو شاہین شہ لولاک قرار دیا: ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ایوان اقبال میں ''اقبال اور عشق رسول ﷺ'' کے عنوان سے پروقار سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی سابق پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر سید قمر علی زیدی تھے۔ دیگر مقررین میں سربراہ ادارہ شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، سیرت نگار ڈاکٹر طارق شریف زادہ، ڈاکٹر زیب النساء سرویا، حسن رضا اقبالی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کلمات تشکر ادا کیے، میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل نے انجام دیے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ محمد آصف نے تلاوت قرآن پاک سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔ ظہیر احمد بابر نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی اور حبیبہ منان نے کلام اقبال پیش کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر سید قمر علی زیدی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا: اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو وہ کچھ سکھایا جو اس سے قبل نہیں جانتے تھے۔ جب اللہ نے نبی کو تمام علم دے دیا تو آپ کے علم کی وسعت کے درمیان فرشتے بھی نہیں آسکتے۔ آپ ﷺ کو اللہ نے مکمل دین عطا فرمایا تھا جو قیامت تک آنے والوں کے لیے رہنمائی ہے۔ آپ رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ نبی مومنوں کی جان کے قریب ترین اور ان کی جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ مال و جان سے جب محمد ﷺ عزیز ہو جائیں تب ہی مومن بنیں گے یہی ایمان ہے۔ یہی عشق ہے۔ اقبال محمد ﷺ کا اس زمانے میں وہ نمائندہ ہے جو محبت رسول اس دور کے افراد میں اجاگر کرتا ہے۔ مومن کی جان نکلے تو وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سیرت نگار طارق پیرزادہ نے اپنے خطاب میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جسے عشق رسول ﷺ سمجھنا ہے وہ علامہ اقبال کی تعلیمات کو پڑھے اور اگر کوئی عاشق رسول ہے تو عشق سیکھنے کے لیے علامہ اقبال کے بارے میں مطالعہ کرنا چاہیے۔ اقبال کا تعلق قرآن اور صاحب قرآن سے رہا۔ آپ کے والدین کی جانب سے بچپن میں ہی تربیت میں قرآن اور صاحب قرآن کا ساتھ رہا۔ والدین کے بعد تربیت کا دوسرا کردار اساتذہ کا ہے۔ علامہ اقبال کے اساتذہ نے اس میں اپنا بڑا کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال کی ابتدائی تعلیم میں مولوی میر حسن جیسے نیک اساتذہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا کہنا تھا کہ خلیل اللہ کا مطلب ہے جو اللہ سے محبت کرے اور حبیب اللہ سے مراد ہے جس سے اللہ محبت کرے۔ اللہ نے انسان کو جو مرتبہ عطا کیا مسلمان ہونے کے بعد جو مقام و مرتبہ اللہ نے دیا تمام امتوں میں سب سے افضل ہے۔ اور یہ فضیلت و مرتبہ رسول ﷺ کے طفیل ملا۔ جن کے طفیل یہ مقام و مرتبہ ملا ان سے محبت اگر میرے دل میں نہ ہو تو اس سے زیادہ محرومی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ وہ آدمی کبھی بڑا آدمی نہیں بن سکا جس نے قرآن اور صاحب قرآن کو الگ الگ کر دیا۔ علامہ اقبال

اقبال محمد ﷺ کا اس زمانے میں وہ نمایندہ ہے جو محبت رسول ﷺ اس دور کے افراد میں اجاگر کرتا ہے: پروفیسر ڈاکٹر سید محمد قمر علی زیدی

علامہ اقبال نے قرآن اور صاحب قرآن کو ایک ساتھ رکھا: ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

نے قرآن اور صاحب قرآن کو ایک ساتھ رکھا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقبال نے اپنی شاعری میں نبی پاک ﷺ کو کملی والے، میر عرب، یسٰین اور طہٰ جیسے ناموں سے مخاطب کیا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں مومنوں کے لیے کوئی سرحد نہیں ہوتی۔ عشق رسول ﷺ کا جذبہ ہی انھیں متحد کرتا ہے۔ جب تک نبی پاک کی محبت ہر امتی کے دل میں ہے وہ کسی طاقت سے خوف نہیں کھاتے۔ جب مسلمانوں نے اطاعت رسول ﷺ سے روگردانی کی تو ذلت ان کا مقدر بنی۔ علامہ اقبال نہ صرف خود جذبہ عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے بلکہ وہ مسلمانوں کو بھی عشق رسول ﷺ سے سرشار دیکھنا چاہتے تھے۔ علامہ اقبال نے نوجوانوں کو شاہین شہِ لولاک کہا۔ علامہ اقبال سیرت وقرآن کا وسیع علم رکھتے تھے۔ ڈاکٹر زیب النساء سرویا نے اس موقع پر اقبال اور عشق رسول ﷺ کے موضوع پر تفصیلی اظہار کیا۔ تقریب کے ویڈیو کلپ اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل اور ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

”خصوصی لیکچر بسلسلہ ہفتہ عشق رسول ﷺ ۔ ”محمد عربی ﷺ سے ہے عالم عربی“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ربیع الاول کے سلسلے میں خصوصی لیکچر

”محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے عالم عربی“ کے موضوع پر ڈاکٹر سید مظہر معین کا خطاب

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۷ راکتوبر ۲۰۲۰ء کو ہفتہ عشق رسول ﷺ کے سلسلے میں ”محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالم عربی“ کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر سید مظہر معین (ممتاز محقق ومعلم/سابق ڈین/پرنسپل/صدر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور) تھے۔ انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کے نزول کے بعد تمام عرب اس بات پر متفق تھے کہ یہ عربی ادب کی پہلی مکمل کتاب ہے۔ محمد عربی ﷺ نے عالم عربی تشکیل دیا، عربی رسم الخط اور املا بھی محمد ﷺ کا معجزہ تھا، ہمارے نبی پاک ﷺ کی زبان عربی تھی اور عرب قوم نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے نتیجے میں ایک ایسی قوم بنی کہ انہوں نے عرب، یورپ، روم، فارس اور افریقہ کے ممالک تک اپنی حکومتیں قائم کیں اور ایک عظیم قوم بن کر دنیا میں سامنے آئے، حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں عرب قوم جزیرۃ العرب سے نکل کر روم، فارس، خراسان کے تمام علاقوں تک پہنچ گئی اور ان علاقوں میں عربی زبان کو رائج کیا۔ اقوام متحدہ میں بھی عربی کو بطور عالمی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔ انھوں نے موضوع زیر بحث پر مفصل اظہار کیا اور عربی زبان کی تحصیل کو عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہم تقاضا قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی پاکستان کی ویب سائٹ اور یوٹیوب چینل پر موجود ہے۔

یوم اقبال، گورنمنٹ اسلامیہ کالج کوپر روڈ، لاہور

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، کوپر روڈ، لاہور کے شعبہ اردو کے اشتراک سے یوم اقبال کی مناسبت سے ۱۲؍نومبر ۲۰۲۰ء کو پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی علامہ اقبال کے پوتے سینیٹر ولید اقبال تھے۔ تقریب کی صدارت ڈائریکٹر کالجز لاہور ڈویژن ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن نے کی۔ اعزازی مہمانوں میں ڈاکٹر طاہر حمید تنولی اور ہارون اکرم گل شامل تھے۔ اس موقع پر سینیٹر ولید اقبال نے خطاب کرتے ہوئے طالبات کو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال کے اس پیغام کے بارے میں بتایا جس میں انھوں نے عورت کے مساوی حقوق کا درس دیا۔ انھوں نے کہا آج کی اس تقریب میں علامہ اقبال کی وہ نشانیاں یہاں دیکھ رہا ہوں

> آج کی اس تقریب میں علامہ اقبال کی وہ نشانیاں یہاں دیکھ رہا ہوں جن کے بارے میں اقبال نے اپنے مقالوں میں لکھا ہے: سینیٹر ولید اقبال

> اقبال نہ ہوتے تو شاید پاکستان دنیا کے نقشے میں نہ ہوتا: طاہر حمید تنولی

جن کے بارے میں اقبال نے اپنے مقالوں میں لکھا ہے۔ ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اور ہارون اکرم گل نے اقبال کی تعلیمات اور خودی کے پیغام پر بات کرتے ہوئے نوجوانوں کو اقبال کا شاہین بننے کا درس دیا۔ انھوں نے کہا اقبال نہ ہوتے تو شاید پاکستان دنیا کے نقشے میں نہ ہوتا۔ کالج کی طالبات نے اقبال کے کلام کو ترنم میں پیش کر کے حاضرین مجلس کو محظوظ کیا۔ مہمان خصوصی سینیٹر ولید اقبال نے طالبات میں انعامات اور مہمانوں میں یادگاری شیلڈز تقسیم کیں۔ اس موقع پر اقبال اکادمی کی جانب سے نمائش کتب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر سید مظہر معین کی ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے تعیناتی

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کی مبارک باد

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی اقبال اکادمی آمد

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۰ء کو اقبال اکادمی پاکستان تشریف لائے۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کو ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان کا عہدہ سنبھالنے پر مبارک باد پیش کی۔

ایڈیٹر رسالہ ''پھول'' کی اقبال اکادمی آمد

ایڈیٹر رسالہ ''پھول'' شعیب مرزا ۱۴؍دسمبر ۲۰۲۰ء کو اقبال اکادمی پاکستان تشریف لائے۔ جناب شعیب مرزا نے پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کو اقبال اکادمی کی فعالیت پر مبارک باد پیش کی۔

مزارِ اقبال پر حاضری

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کا ۱۴۳واں یوم اقبال جوش وخروش سے منایا گیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے مزار اقبال پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اس موقع پر محمد نعمان چشتی، محمد اختر، ارشاد الجیب، ڈاکٹر خضر یاسین، ہارون اکرم گل، وقار احمد اور دیگر افسران بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر اساتذہ اور طلبہ وطالبات بھی موجود تھے۔ علامہ کی شخصیت اور شاعری پر اظہار خیال بھی کیا گیا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اقبالیات کے شعبے کا قیام

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اقبالیات کے شعبے کا قیام خوش آیند ہے: ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں علامہ اقبال کی شخصیت اور شاعری پر تحقیق کے لیے الگ سے ''شعبہ اقبالیات'' کے قیام کو خوش آیند قرار دیا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے احکام کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کے تحت انھوں نے علامہ اقبال کے ۱۴۳ویں یومِ ولادت کے موقع پر یونیورسٹی کے پہلے سے قائم شدہ ''شعبہ اردو واقبالیات'' سے اقبالیات کے شعبہ کو الگ حیثیت سے باقاعدہ شعبہ بنانے کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اس سلسلہ میں اقبال اکادمی کی طرف سے علمی وادبی تعاون کی پیش کش بھی کی۔ انھوں نے کہا علامہ اقبال کی فکر وفلسفہ ونظریات کی ترویج عصرِ حاضر کا اہم تقاضا ہے۔ اس طرح کے اقدامات فکرِ اقبال کے حوالے سے نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی کے لیے خوش آیند ہیں۔

''اقبال میوزیم'' ۔ جاوید منزل میں یوم اقبال کی خصوصی تقریب

اقبال اکادمی پاکستان کے اشتراک سے ''اقبال میوزیم'' جاوید منزل آڈیٹوریم میں آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب اور یونیک گروپ آف سکولز اینڈ کالجز کے زیر اہتمام یوم اقبال کی خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علامہ اقبال کے پوتے منیب اقبال، اوریا مقبول جان، ڈاکٹر بابر نسیم آسی، ڈائریکٹر جنرل آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ پنجاب اور چیئرمین یونیک گروپ عبدالمنان خرم نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے کتاب میلے کا اہتمام بھی کیا گیا۔

اقبال فیسٹیول

یوم اقبال کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام گریٹر اقبال پارک میں اقبال فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا۔ فکر اقبال کی روشنی میں پر امن معاشرے کی تکمیل کا منشور لیے پیغام پاکستان نے بھی اقبال اکادمی سے اس سلسلے میں تعاون کیا۔ اقبال فیسٹیول میں طلبہ و طالبات کے مابین کلام اقبال ترنم اور تحت اللفظ سے پڑھنے کے مقابلے منعقد ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ محمد اقبال کی شاعری پر بیت بازی کے مقابلوں کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سکولوں کے طلبہ وطالبات نے بھرپور شرکت کی۔

اس موقع پر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوجوان نسل کو اقبال کے تصور شاہین سے آگاہ کرنے اور اقبال کا پیغام پھیلانے کے لیے اقبال اکادمی کی طرف سے مختلف النوع اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج کے دن کی مناسبت سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس خطے کے لوگوں کی یہ خوش نصیبی ہے کہ علامہ اقبال جیسی عظیم شخصیت یہاں پیدا ہوئی اور اگر ہم صحیح معنوں میں دنیا میں کامیابی اور اپنے معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں علامہ اقبال کی تعلیمات سے بھرپور استفادہ کرنا ہوگا۔ یوم اقبال کی مناسبت سے اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے ان مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔

آن لائن لیکچر ”یورپ اور شمالی امریکہ میں اقبال شناسی“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام یوم اقبال کے موقع پر آن لائن لیکچر سیریز کا دسواں لیکچر بعنوان ”یورپ اور شمالی امریکہ میں اقبال شناسی“ منعقد ہوا۔ مہمان مقرر پروفیسر ڈاکٹر سید تقی عابدی تھے۔ اپنے خطاب میں انھوں نے بتایا کہ علامہ اقبال نے انگلینڈ، جرمنی، اٹلی، پیرس، میونخ، ہائیڈل برگ، لندن اور روم وغیرہ کے سفر بھی کیے اور قیام بھی کیا۔ اقبال نے ایک بہت ہی مختصر مدت کے لیے انگلینڈ میں قیام کیا لیکن آج سو سال گزرنے کے بعد بھی پوری دنیا میں اقبال شناسی کی لہر موج زن ہے۔ اقبالیات کی اور اقبال شناسی کی داستان اگرچہ طولانی ہے اور ہر دور میں اور ہر ماحول میں کسی طریقے سے اپنے رنگ وخوش بو بکھیرتی رہتی ہے لیکن ہم جو علامہ اقبال کے پرستار ہیں اقبال کے پیغام، ان کے کلام، ان کی بصیرت اور وژن ان کے لیے عموماً اہم ہے اور مغربی دنیا میں رہنے والے لوگ اقبال سے ایک خاص لگاؤ رکھتے ہیں۔ کئی محفلوں میں جو اقبال شناسی کے حوالے سے منعقد ہوتی ہیں۔ مغربی دنیا اقبال کی شمع کو روشن کیے ہوئے ہیں۔ اقبال شناسی کی اس لہر میں جوانوں کی موجودگی بھی اس میں محسوس کی جارہی ہے۔ آج کے اس پر آشوب دور میں جو بدامنی، بے چینی، اضطراب اور انسانی حقوق کی پائمالی ہے اس کا علاج اقبال کے پاس اس وجہ سے ہے کہ اقبال کے کلام کا محور توحید، اقبال کے اشعار کا جوہر قرآن اور اقبال کے اشعار میں جو عشق پیوستہ ہے وہ عشق الٰہی اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خصوصی سیمینار

”اقبال اور وجود زن“

ویمن رائٹرفورم اور ینگ ویمن رائٹرفورم بہ تعاون اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد کے زیر اہتمام ۱۳ نومبر ۲۰۲۰ء کو”اقبال اور وجود زن“ کے عنوان سے ویبینار کا انعقاد کیا گیا۔ صدر مجلس ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین تھیں جب کہ محترمہ بشریٰ ملک نے اہتمام کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے گفت گو میں اقبال کے تصور زن پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اقبال کے ہاں عورت کا تصور ایک پختہ اور روشن دماغ فرد کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ عورت امور خانہ داری اور فرائض امومت کے ساتھ ساتھ زندگی کے مختلف میدانوں میں فعال کردار ادا کرتی دکھائی دیتی ہے۔

گفت گو کے اختتام پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ویبینار میں شریک خواتین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔اس تقریب کی نظامت کے فرائض اسماء شاہ نے انجام دیئے جب کہ جویریہ اے خان اور اسماء جتوئی نے خوبصورت آواز میں کلام اقبال پیش کیا۔آخر میں ینگ ویمن رائٹرز فورم کی صدر نوسیقہ سید نے تمام شرکا محفل کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر موجود خواتین میں مہ جبین آصف، سبین علی، عظمیٰ اجمل، رانی عالمگیر خان، نبیلہ ملک حیا ، ثانیہ شیخ، ثمائلہ عزیز، طاہرہ غفور نے اقبال کے تصور زن پر مقالات پیش کیے۔

ویبینار۔”دور حاضر میں کلام اقبال کی معنویت اور افادیت“

جنرل قونصلیٹ ٹورنٹو (کینیڈا) اور عالمی مجلس اقبال کے تعاون سے”دور حاضر میں کلام اقبال کی معنویت اور افادیت“ کے عنوان سے دوروزہ عالمی یوم اقبال کانفرنس (ویبینار) کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر خورشید رضوی، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر عبدالحق، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر محمد شریف بقا، ڈاکٹر اسلم انصاری، ڈاکٹر تقی عابدی، جناب احمد جاوید، پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی، ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، ڈاکٹر الریز اغزوی، جناب محمد سہیل عمر، ڈاکٹر یوسف خشک، ڈاکٹر واجد جواد، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، پروفیسر ڈاکٹر علی تیمازل نے آن لائن گفت گو کی جب کہ میزبانی کے فرائض نعمان بخاری نے انجام دیئے۔آن لائن شرکا سے گفت گو کرتے ہوئے ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ علامہ کا مجموعہ کلام خاص طور پر’ضرب کلیم‘ آج کے حالات کے لیے بہت موثر ہے۔جس میں علامہ نے سادہ اور دوٹوک اسلوب میں اپنا پیغام پیش کیا۔اسے دور حاضر کے خلاف اعلان جنگ کہا اور جنگ کی زبان سادہ اور دوٹوک ہوتی ہے۔یہ ضرب کلیمی کا درجہ رکھتی ہے۔جس جنگ کی علامہ بات کر رہے ہیں آج بھی یہ جنگ جاری ہے۔اس جنگ میں علامہ اقبال کا کلام شمشیر وسناں کی حیثیت رکھتا ہے۔کلام اقبال میں جو بنیادی تصورات ہیں ان کو عام فہم اور قابل تفہیم بناتے ہوئے نوجوان طبقہ کو ان کا ابلاغ کیا جائے تو اس وقت ماہرین اقبالیات کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی فریضہ نہیں ہوسکتا۔

علامہ اقبال نے اپنے کلام میں عمل اور تحرک کا پیغام دیا: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

کویت پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ۷ نومبر ۲۰۲۰ء کو بذریعہ زوم نیٹ ورک ویبینار کا اہتمام کیا گیا۔ ماہر اقبالیات پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال نے صدارت کی۔ مہمانان خصوصی میں ماہرین اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سفیر اسلامی جمہوریہ پاکستان (کویت) سید سجاد حیدر جب کہ مہمانان اعزاز ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، جناب کرامت اللہ خان غوری (ادیب وشاعر، سابق سفیر کینیڈا)، کلیدی خطبہ ماہر اقبالیات ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) نے پیش کیا۔اظہار تشکر کویت پاکستان فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کے صدر رانا اعجاز نے کیا۔شہرہ آفاق شاعر جناب امجد اسلام امجد، محترمہ نوشی گیلانی، جناب خالد سجاد احمد، جناب سید ابرار حسین نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ علامہ اقبال نے شاعر قرآن ہونے کا حق بھی ادا کیا ہے۔ وہ قرآنی متن کو من وعن لے کر آتے ہیں اور ہماری اس روایت کو زندہ کرتے ہیں جو قرآنی مباحث کے ساتھ وابستہ ہے۔دوسرا یہ کہ قرآن پاک میں جو اصلاح احوال کے پہلو ہیں۔وہ ان پہلوؤں پر ہماری توجہ مرکوز کرتے ہیں اور انہیں دل میں جاگزیں کرنے کے لیے قرآن میں مذکور واقعات، انبیاء کا تذکرہ، کر کے عمدہ معانی پیدا کرتے ہیں۔

اقبال تلقین کرتے ہیں کہ قرآن کا مطالعہ آج کے اس دور کی بڑی ضرورت ہے۔قرآن پاک سراسر عمل اور تحرک کا درس دیتا ہے۔تحرک کا تصور ہمارے دین کا تصور ہے۔علامہ اقبال نے اپنے کلام میں عمل اور تحرک کا پیغام دیا۔حافظ وجیہہ الحسن نے تلاوت قرآن پاک کی سعادت حاصل کی۔معروف گلوکار علی عباس نے کلام اقبال پڑھا۔نظامت کے فرائض جناب خالد امین (جنرل سیکرٹری KPFA) نے انجام دیئے۔

علامہ اقبال کے کلام میں جسارت اور غیرت کے پہلو بہت اہم ہیں، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مرکزیہ مجلس اقبال اور ایوان اقبال کے اشتراک سے یوم اقبال کی تقریب سے خطاب

یوم اقبال کے موقع پر ایوان اقبال میں مرکزیہ مجلس اقبال کے تحت سالانہ جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی سینیٹر ولید اقبال تھے۔ اس موقع پر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، میاں افضل حیات، اوریا مقبول جان، پروفیسر سلطان خان، امتیاز کوکب اور زید حسین نے یوم اقبال کی تقریب سے خطاب کیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ علامہ اقبال کے کلام میں جسارت اور غیرت کے پہلو بہت اہم ہیں اور جسارت، ہمت اور غیرت زندگی میں کامیابی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ وگرنہ افراد و اقوام جرمِ ضعیفی میں مبتلا ہیں اور اس کا نتیجہ مرگ مفاجات کے سوا کچھ نہیں ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، میاں افضل حیات، اوریا مقبول جان، پروفیسر سلطان خان، امتیاز کوکب اور زید حسین نے یوم اقبال کی تقریب سے خطاب کیا

اقبال اور اُردو (آن لائن دوروزہ عالمی اقبال کانفرنس)

ادارہ فروغ قومی زبان کے زیر اہتمام منعقدہ دوروزہ عالمی اقبال کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں وفاقی سیکریٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نوشین جاوید امجد، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر اقبال اکادمی)، پروفیسر فتح محمد ملک، افتخار عارف، پروفیسر جلیل عالی، ڈاکٹر راشد حمید اور دیگر ملکی و بین الاقوامی اہل دانش نے اظہار خیال کیا۔

یوم اقبال کے موقع پر ادارہ فروغ قومی زبان کے زیر اہتمام ”اقبال اور اُردو“ کے عنوان سے آن لائن دوروزہ عالمی اقبال کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ نوشین جاوید امجد (وفاقی سیکریٹری، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۳۰ء کے علامہ اقبال کے خطبہ الٰہ آباد نے قیام پاکستان کے لیے نظریاتی بنیاد فراہم کی تو ان کے اردو کلام نے تحریک پاکستان کے لیے پورے برعظیم کے مسلمانوں میں وہ جوش وجذبہ پیدا کیا، جس نے شاعر مشرق کے خواب کو عملی صورت دی اور یہ مملکت خداداد پاکستان کے نقشے پر معرض وجود میں آئی۔ یہ علامہ اقبال کی اردو شاعری ہی تھی جس نے اس برعظیم کے شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کو جھنجوڑا اور انگریز کی غلامی سے آزادی کا شعور عطا کیا۔

یہ علامہ اقبال کی اردو شاعری ہی تھی جس نے اس برعظیم کے شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کو جھنجوڑا اور انگریز کی غلامی سے آزادی کا شعور عطا کیا: نوشین جاوید امجد

اس موقع پر ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کا کہنا تھا کہ اُردو زبان پر اقبال کا دوطرفہ احسان ہے۔ ایک تو طرف تو انھوں نے کلاسیکی شعری سرمایے کا نئے رنگ و آہنگ سے استعمال کیا تو دوسری طرف اسے اپنے ذاتی طرز احساس سے نئی لفظیات سے متعارف کرایا۔

پنجاب کونسل آف آرٹس ساہیوال کے زیرِ اہتمام
بہ اشتراک اقبال اکادمی پاکستان و علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

دو روزہ علامہ اقبال عالمی کانفرنس بعنوان "نسلِ نو کا اقبال: اہمیت اور معنویت"

علامہ اقبال کا پیغام نوجوانوں کے نام ہے، وہ مستقبل شناس شاعر، مفکر اور فلسفی تھے۔

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان

پنجاب کونسل آف دی آرٹس ساہیوال ڈویژن کے زیرِ اہتمام ۱۳-۱۴ نومبر ۲۰۲۰ کو چیچہ وطنی، ساہیوال میں "نسلِ نو کا اقبال: اہمیت اور معنویت" کے عنوان سے دو روزہ علامہ اقبال عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا انعقاد محکمہ اطلاعات و ثقافت، حکومتِ پنجاب کی زیرِ سرپرستی اور رائے محمد مرتضیٰ کونسل، محمد عقیل اشفاق، ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ، پروفیسر منیر ابن رزمی و دیگر شامل تھے۔ عالمی کانفرنس میں پسرزادہ اقبال جناب منیب اقبال، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان)، ڈاکٹر عبدالروف رفیقی (ممبر گورننگ باڈی، اقبال اکادمی پاکستان)، پروفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال ڈاکٹر عروبہ مسرور صدیقی نے بطور ریسرچ اسکالر شرکت کی۔ مقررین نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے بتایا کہ اقبال ہر دور کی نوجوان نسل سے امید رکھتے تھے۔ اقبال نے نوجوان نسل کو خودی اور اعتماد کا درس دیا اور مسلم امہ کے تابناک ماضی سے روشناس کروایا۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کلامِ اقبال میں نسلِ نو

اقبال خان، ممبر قومی اسمبلی کی زیرِ نگرانی ہوا۔ کانفرنس پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈائریکٹر اقبال اکادمی اور پروفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال کامران (ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد) کے اشتراک سے ہوئی۔ منتظمین میں ڈاکٹر ریاض ہمدانی، ڈائریکٹر ساہیوال آرٹس کامران (ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)، کینیڈا کے ممتاز اسکالر ڈاکٹر سید تقی عابدی اور دیگر ملکی و غیر ملکی اقبال شناسوں نے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی شخصیت پر سیر حاصل گفت گو کی۔ اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے جناب اعجاز الحق اعجاز، محترمہ روبینہ اور کی اہمیت و معنویت پر روشنی ڈالی۔ جناب منیب اقبال نے اس حوالے سے گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ کلامِ اقبال میں 'جاوید' کے کردار کی تفہیم بہت ضروری ہے۔ اس موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے کتاب میلے کا اہتمام کیا گیا اور کانفرنس کے شرکاء کو کتب بھی پیش کی گئیں۔

اقبال اکادمی پاکستان نے نئے قواعد کے مطابق صدارتی اقبال ایوارڈ ۲۰۱۹ء کا اجرا کردیا

نائب صدر اقبال اکادمی پاکستان ڈاکٹر شہزاد قیصر کی زیر صدارت ایوان اقبال میں صدارتی اقبال ایوارڈ کی سلیکشن کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں اقبال اکادمی پاکستان نے نئے قواعد کے مطابق صدارتی اقبال ایوارڈ برائے سال ۲۰۱۹ء کا اجرا کیا۔ سلیکشن کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ۲۰۱۹ء میں تحریر کردہ کتب کے ساتھ ساتھ اس مقابلے میں سال ۲۰۱۶ء سے ۲۰۱۸ء تک علامہ اقبال کی حیات وافکار، ان کی شخصیت اور کلام کے حوالے سے اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں لکھی جانے والی کتب بھی صدارتی اقبال ایوارڈ کے لیے مقابلے میں شامل کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں آیندہ اردو کتابوں کے لیے ہر سال جب کہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں لکھی جانے والی کتب پر ہر تین سال بعد حسب روایت صدارتی اقبال ایوارڈ دیا جائے گا۔

نائب صدر اقبال اکادمی پاکستان ڈاکٹر شہزاد قیصر کی زیر صدارت ایوان اقبال میں منعقد کیے گئے صدارتی اقبال ایوارڈ کی سلیکشن کمیٹی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰۱۹ء میں صدر پاکستان کی منظوری سے جاری کردہ نئے قواعد کے مطابق حکیم الامت علامہ محمد اقبال کی زندگی، ان کے فلسفہ وتعلیمات اور ان کے کلام پر فکری وفنی حوالے سے تحریر کردہ کتب پر صدارتی اقبال ایوارڈ کے موقوف سلسلے کو از سر نو جاری کیا جائے۔ اس ضمن میں منعقدہ اجلاس میں صدر اقبال اکادمی پاکستان، وفاقی وزیر تعلیم، قومی ورثہ وثقافت جناب شفقت محمود کی جانب سے گذشتہ اجلاس سلیکشن کمیٹی میں قائم کردہ ذیلی کمیٹی برائے اقبال ایوارڈ کی

۲۰۱۵ء تک کے منصفین کے کیے گئے صدارتی اقبال ایوارڈز کے موخر فیصلوں کی توثیق کی گئی

سفارشات پیش ہوئیں۔ ان سفارشات کی روشنی میں نہ صرف ۲۰۱۵ء تک کے منصفین کے کیے گئے صدارتی اقبال ایوارڈز کے موخر فیصلوں کی توثیق کی گئی بلکہ نئے قواعد کی روشنی میں سال ۲۰۱۹ء کے لیے ایوارڈ کے اجراء کی منظوری بھی دی گئی۔ علاوہ ازیں اقبالیات کے فروغ کے لیے ۲۰۱۶ء تا ۲۰۱۸ء کی اس ضمن میں لکھی گئی کتابوں کو بھی ۲۰۱۹ء کے مقابلہ کتب میں شرکت کی منظوری دی گئی۔ وفاقی وزیر برائے وفاقی تعلیم وفنی تربیت قومی ورثہ وثقافت، صدر اقبال اکادمی پاکستان جناب شفقت محمود صاحب کی ناگزیر مصروفیت کے باعث حسب ہدایت نائب صدر اکادمی جناب ڈاکٹر شہزاد قیصر نائب صدر اکادمی نے اجلاس کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔ شرکا کرام میں وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن محترمہ نوشین جاوید امجد، چیئرمین اکادمی ادبیات پروفیسر ڈاکٹر یوسف خشک، ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، صدر ادارہ تحقیقات اسلامی پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الحق، راجا محمد اختر اقبال اور ڈاکٹر حمیرا شہباز اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین شامل تھیں۔

پیش کش کلام اقبال تحت اللفظ

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۶ نومبر ۲۰۲۰ء کو جناب عرفان بٹ (تھنک ٹینک یو۔کے) نے کلام اقبال تحت اللفظ سے پیش کیا۔ اس موقع پر انھوں نے مختصر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال ایک غیر روایتی شاعر تھے اور ان کی شاعری کا موضوع سخن انسان اور انسانی زندگی ہے۔ انھوں نے کلامِ اقبال سے اہم حصے تحت اللفظ میں پیش کیے۔

۹ نومبر ۲۰۲۰ء کو علامہ اقبال کی یوم ولادت کے موقع پر اقبال اکادمی نے ایوان اقبال لاہور اور سیلز آفس میکلوڈ روڈ پر نمائش کتب کا اہتمام کیا

ساہیوال آرٹ کونسل کی جانب سے "علامہ اقبال عالمی کانفرنس ۲۰۲۰" کے موقع پر جناح ہال چیچہ وطنی میں اقبال اکادمی کی جانب سے لگایا گیا سٹال

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں ''اقبال کوئز''

یوم اقبال کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے میکاٹرونکس کلب کے اشتراک سے ۱۷رنومبر ۲۰۲۰ءکو''اقبال کوئز'' کا اہتمام کیا گیا۔اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے محمد نعمان چشتی اور ڈاکٹر خضر لیسین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شاہد رفیق (ڈین فیکلٹی آف انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، ڈاکٹر علی رضا (انچارج شعبہ میکاٹرونکس اینڈ کنٹرول انجینئرنگ)، ڈاکٹر ساجد اقبال (شعبہ میکاٹرونکس اینڈ کنٹرول انجینئرنگ) اور محمد رضی عباس موجود تھے۔اقبال اکادمی کی جانب سے اقبال کوئز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے نمائش کتب کا اہتمام بھی کیا گیا۔

گورنمنٹ عبدالحق اسلامیہ کالج جلالپور جٹاں
اقبال مستقبل شناس شاعر و مفکر تھے،نوجوانوں کے لیے افکار اقبال مشعل راہ ہیں: محمد نعمان چشتی

گورنمنٹ عبدالحق اسلامیہ کالج جلالپور جٹاں اور اقبال اکادمی کے اشتراک سے ۱۸رنومبر ۲۰۲۰ءکو یوم اقبال کے حوالے سے تقریب بیاد اقبال گورنمنٹ عبدالحق اسلامیہ کالج جلالپور جٹاں میں منعقد ہوئی جس کی صدارت پرنسپل کلیم احسان بٹ نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر سید مختار حسین شاہ (ڈائریکٹر کالجز گوجرانوالہ)، محمد نعمان چشتی (ڈائریکٹر آئی ٹی اقبال اکادمی لاہور)، پروفیسر چوہدری شہزاد منور (ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز گجرات) تھے۔محمد نعمان چشتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقبال مستقبل شناس شاعر و مفکر تھے، نوجوانوں کے لیے افکار اقبال مشعل راہ ہیں۔منیر احمد جوئیہ ایڈووکیٹ نے حضور نبی کریم کی سیرت طیبہ، اسوہ حسنہ، شان رسالت ﷺ پر خطاب کیا اور علامہ اقبالؒ کو خراج تحسین پیش کیا۔کالج کے طلبہ نے تقاریر کیں اور کلام اقبال خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا۔تقریب کے مہمانوں اور کالج کے طلبہ کو اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے یادگاری شیلڈز اور کتب کے تحائف بھی دیئے گئے۔نقابت کے فرائض پروفیسر عثمان خالد نے سرانجام دیئے۔اس موقع پر اقبال اکادمی کی جانب سے نمائش کتب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں بین الجامعاتی صوبائی مقابلہ قرأت و نعت اور تقریر کا انعقاد کیا گیا۔اقبال اکادمی کی جانب سے جناب فہیم ارشد نے بطور منصف شرکت کی۔

سرگرمیاں۔شعبہ اطلاعیات

شعبہ اطلاعیات کے زیر اہتمام علامہ اقبال کی شاعری، ان کے پیغام اور اقبالیات سے متعلق شخصیات و تقریبات کے حوالے سے ۱۰۷ پوسٹس تیار کی گئی ہیں جنہیں علامہ اقبال پر سرکاری ویب گاہوں کے علاوہ ۷۰ سے زائد فیس بک اور ۷۵ واٹس ایپ گروپس، ٹویٹر اور انسٹاگرام پر شیئر کی گئیں۔

کرونا وبا کے باعث اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام سکول و کالج کی سطح پر آن لائن کلام اقبال مترنم وتحت اللفظ پڑھنے کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ۲۵۰ سے زائد طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔مقابلہ جات کی تمام ویڈیوز اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر اپ لوڈ کی جا چکی ہیں۔ممتاز اصدا کار و اداکار جناب شجاعت ہاشمی کی آواز میں پڑھی گئی ''بال جبریل'' کی تمام نظم و غزل کی ویڈیوز اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے،پیش کردہ کلام کے اشعار سکرین پر پڑھے بھی جا سکتے ہیں۔ اس سہ ماہی میں ۳۲۵ ویڈیوز کا اضافہ کیا گیا۔

https://youtube.com/iqbalacademy

رواں سہ ماہی میں ہونے والے لیکچرز سیریز کے سات (۷) لیکچرز اکادمی کے یوٹیوب چینل پر سنے اور دیکھے جا سکتے ہیں۔

بین الاقوامی کانفرنس، اپریل ۲۰۲۱ء کے لیے بین الاقوامی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے ویب پورٹل تیار کیا گیا۔اس پر دنیا بھر سے سو کے قریب طلبہ و طالبات، اسکالرز، اساتذہ، ماہرین اقبالیات نے رجسٹریشن کروائی اور اپنے ملخص جمع کروائے۔

https://iic2021.iap.gov.pk

مزید یہ کہ اکادمی کی مندرجہ ذیل ویب گاہوں سے رواں سہ ماہی میں ایک ملین سے زائد لوگوں نے معلومات حاصل کیں، جس سے شعبہ اطلاعیات کی افادیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

http://iqbalcyberlibrary.net http://www.allamaiqbal.com

https://www.iap.gov.pk

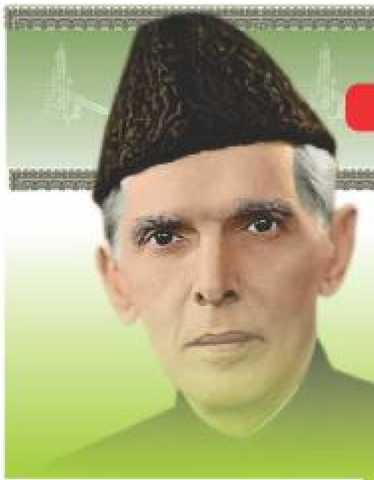

یوم قائداعظم کے موقع پر ایوان اقبال کے اشتراک سے خصوصی تقریب

قائداعظم اقبال کے مردمومن اوررومی کے مرد کامل کا صحیح پیکر تھے: سینیٹر ولید اقبال

علامہ اقبال کے نزدیک قائداعظم کی شخصیت ایک کامل رہبر کی تھی: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

ایوان اقبال اور اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام قائداعظم کے ۱۴۴ویں یوم ولادت کے موقع پر خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر سینیٹر ولید اقبال (سبطِ اقبال)، ڈاکٹر شہزاد قیصر نائب صدر اقبال اکادمی، پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈائریکٹر اقبال اکادمی، انجم وحید ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال، نزہت اکبر ریجنل ڈائریکٹر نیشنل بک فاؤنڈیشن، بریگیڈیئر (ر) وجاہت حسین ساہی، ڈائریکٹر نمل یونیورسٹی اور ہارون اکرم گل موجود تھے۔

سینیٹر ولید اقبال نے گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ قائداعظم اقبال کے مردمومن اوررومی کے مرد کامل کا صحیح پیکر تھے۔انھوں نے کہا کہ تاریخ میں بہت کم لوگ وقت اور تاریخ کا دھارا بدلتے ہیں اوراس سے بھی کم لوگ قوم کو جنم دیتے ہیں۔قائداعظم محمد علی جناح نے یہ تینوں کام کرکے وقت، تاریخ اور قوم تینوں کا رخ بدل دیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا قائد اعظم اور علامہ اقبال دونوں شخصیات بحیثیت قوم ہمارے لیے محور و مرکز ہیں۔علامہ اقبال کے نزدیک قائداعظم کی شخصیت ایک کامل رہبر کی تھی وہ خود کو قائداعظم کا ادنیٰ سپاہی قرار دیتے تھے۔ ڈاکٹر شہزاد قیصر، انجم وحید، نزہت اکبر، بریگیڈیئر (ر) وجاہت حسین ساہی نے بھی قائداعظم کی شخصیت اور کردار کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

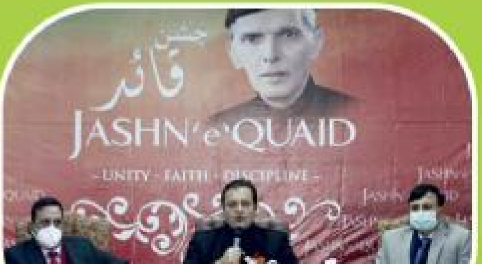

دوروزہ پہلی بین الاقوامی اقبال کانفرنس

”نوجوانوں کی تعلیم وتربیت میں اقبال کی قرآنی فکر کی اہمیت“

بحریہ یونیورسٹی، اسلام آباد کے زیر اہتمام ۲۴ تا ۲۵ نومبر ۲۰۲۰ء کو ”نوجوانوں کی تعلیم وتربیت میں اقبال کی قرآنی فکر کی اہمیت“ کے عنوان سے دو روزہ پہلی بین الاقوامی اقبال کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔افتتاحی خطاب چیئرمین کانفرنس،ایڈمرل (ر) حبیب الرحمٰن نے کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انھوں نے اقبال کے فلسفۂ تعلیم وتربیت پر گفت گو کی اور نسل نو کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے تعلیمی نظام میں فکر اقبال کی شمولیت سے بہترین نتائج سامنے لائے جاسکتے ہیں۔اس سیشن میں ڈاکٹر معین نظامی اور ڈاکٹر شاہد صدیقی نے مقالات پیش کیے۔

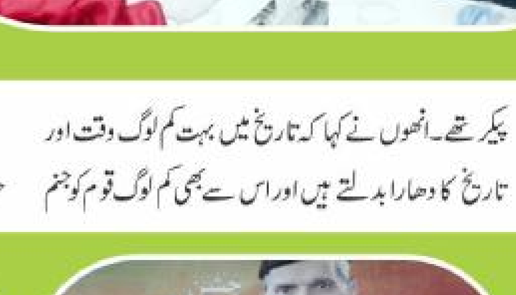

’’قائداعظم ۔۔۔ علامہ اقبال کی نظر میں‘‘

منیب اقبال (سبطِ اقبال) کی خصوصی آن لائن گفت گو

یوم قائداعظم کے حوالے سے اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء کو’’ قائداعظم ۔۔۔ علامہ اقبال کی نظر میں‘‘ کے عنوان سے سبط اقبال جناب منیب اقبال کے ساتھ خصوصی آن لائن گفت گو کا اہتمام کیا گیا۔منیب اقبال نے کہا کہ خطبہ الہ آباد کی تاریخی اہمیت کو مکمل طور پر فراموش کر دیا گیا ہے۔خطبہ الہ آباد میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ اور تصور پیش کیا تو انھوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ برصغیر کے مسلمانوں کا بڑا المیہ یہ ہے کہ ان میں قابل قیادت کا فقدان ہے۔ حضرت علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد میں علیحدہ ریاست کا مطالبہ اور جو تصور پیش کیا تھا،اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے انھیں ایک قابل قائد کی ضرورت تھی۔ حضرت علامہ کی نظر میں پورے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک واحد شخصیت قائداعظم محمد علی جناح کی تھی جو اس تحریک کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتی تھی۔

دوسری اور تیسری گول میز کانفرنس کے بعد علامہ اقبال نے قائداعظم محمد علی جناح سے ملاقات کر کے ان کو اس چیز پر قائل کیا کہ برصغیر واپس آ کر مسلم لیگ اور مسلمانوں کی قیادت سنبھالیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی کہ قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت علامہ اقبال کی گزارش پر رضامندی کا اظہار کیا اور برصغیر آ کر مسلمانوں کی اور تحریک پاکستان کی قیادت سنبھال لی۔ حضرت علامہ کی ۳۱۔۱۹۳۰ء کے بعد کی اردو شاعری خصوصاً بانگ درا میں قائداعظم کی شخصیت کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔

’’قائداعظم اور علامہ اقبال‘‘

آن لائن لیکچر

یوم قائداعظم کے حوالے سے اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء کو’’ قائداعظم اور علامہ محمد اقبال‘‘ کے عنوان سے خصوصی آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔مہمان مقرر معروف تاریخ داں پروفیسر احمد سعید تھے۔خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح علامہ اقبالؒ سے اس قدر متاثر تھے کہ ایک موقع پر انہوں نے فرمایا:’’اگرچہ میرے پاس وطن نہیں ہے لیکن اگر مجھے سلطنت مل جائے اور اقبالؒ اور اس سلطنت میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا جائے تو میں بلاتامل اقبالؒ کو منتخب کروں گا۔‘‘ پروفیسر احمد سعید نے کہا کہ علامہ اقبالؒ نے جس طرح قوم کو ایک مقصد کے لیے بیدار کیا اسی جذبے سے قائداعظم نے اس قوم کو ایک مقصد کے لیے کھڑا کیا اور آج ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں۔

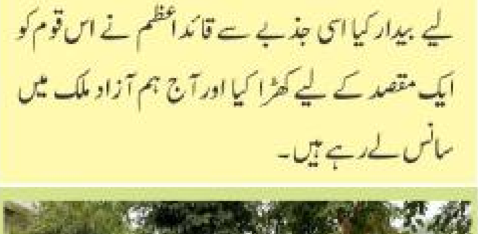

گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین، کوپر روڈ لاہور
اقبال ڈے پر اقبال اکادمی کا سٹال

آن لائن لیکچر

’’اردو ادبی مصوری‘‘

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴/ دسمبر ۲۰۲۰ء کو’’ اردو ادبی مصوری‘‘ کے موضوع پر آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ معروف مصور و خطاط، مصور اقبال، شاعر و مصنف، صدارتی تمغہ حسن کارکردگی ایوارڈ یافتہ، ایوارڈ یافتہ، پنجاب یونیورسٹی کلچرل سوسائٹی سے گولڈ میڈل یافتہ، بیسٹ السٹریٹر ایوارڈ یافتہ، ۲۰ ہزار سے زائد کتب کے ٹائٹل ڈیزائن کرنے کا اعزاز رکھنے والے خط کمال کے موجد جناب اسلم کمال مہمان مقرر تھے۔موضوع پر گفت گو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اردو ڈائجسٹ کا اجراء لاہور میں ہوا اور پھر اس کی پیروی میں ڈائجسٹوں کی مقبولیت نے اردو ادبی مصوری کا رجحان پیدا کیا۔جس میں مصوری، نقاشی، خطاطی اور فوٹو گرافی نے داستان، کہانی، افسانہ کے علاوہ موضوعات کی سرخی اور بیان کی تصویریت فراہم کرنا شروع کر دی۔ بعد ازاں اردو ادبی مصوری کو خاص طور پر کمپیوٹر اور موبائل کی آمد نے ایک صنف کے طور پر رائج کر دیا۔

وفیات

قاضی جاوید

فلسفی، مترجم و ادیب اور ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے ڈائریکٹر جناب قاضی جاوید ۱۴رنومبر ۲۰۲۰ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ قاضی جاوید بارہ برس ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ کے منصب پر فائز رہے۔

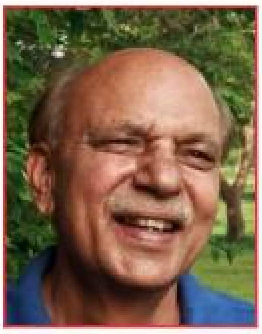

میر ظفر اللہ خان جمالی

پاکستان کے سابق وزیرِ اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی ۲ردسمبر ۲۰۲۰ء کو راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ میر ظفر اللہ جمالی ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء تک اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کے رکن رہے۔ بطور وزیرِ اعظم پاکستان، انھیں کی ذاتی دلچسپی اور سرپرستی کی وجہ سے سال ۲۰۰۲ کو سالِ اقبال قرار دیا گیا، اکادمی کے لیے مالی وسائل فراہم ہوئے جس سے بہت سی سرگرمیوں کا انعقاد ممکن ہوا۔ ۱۲ نومبر ۲۰۰۲ء سے ۲۶ جون ۲۰۰۴ء ملک کے ۳۱ ویں وزیرِ اعظم بنے اور دو بار بلوچستان کے وزیرِ اعلیٰ بھی رہے۔

پروفیسر محمد یوسف شیخ

سابق وزیرِ تعلیم پروفیسر محمد یوسف شیخ ۳ردسمبر ۲۰۲۰ء کو انتقال کر گئے۔ علامہ اقبال کی تعلیمات اور افکار کو پھیلانے میں ان کا بہت بڑا حصہ تھا۔ وہ نشان اقبال ایوارڈ (لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ) کے لئے پینل آف ججز کے ممبر رہے۔ پرنسپل کیڈٹ کالج کی لاڑکانہ کی حیثیت سے، اقبال اکادمی پاکستان کی سرپرستی میں سرگرمیاں منظم کرتے رہے۔

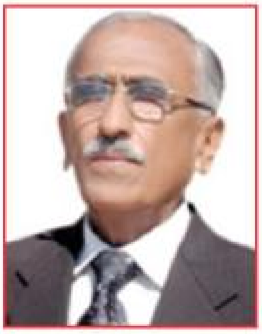

میاں افضل حیات

اقبال اکادمی پاکستان کی ہیئت حاکمہ کے ممبر اور سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات ۴ردسمبر ۲۰۲۰ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔ میاں افضل حیات علامہ محمد اقبال کی زندگی میں قائم ہونے والی مرکزیہ مجلس اقبال کے صدر بھی رہے اور علمی و سماجی حلقوں میں انہیں خاص مقام حاصل تھا۔

خورشید عالم گوہر

پاکستان کے نامور خطاط خورشید عالم گوہر قلم ۷۴ برس کی عمر میں ۷ردسمبر ۲۰۲۰ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انہوں نے جہاں خطاطی کے متعدد نمونے تخلیق کیے وہیں کلام اقبال کو بھی اپنے فن سے اجاگر کیا۔ مسجد داتا دربار، لاہور کے صحن میں کلام اقبال سے نعتیہ بند آپ کے فن کا شاہکار ہے۔ ۱۴راگست ۱۹۹۱ء کو حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی عطا کیا گیا تھا۔

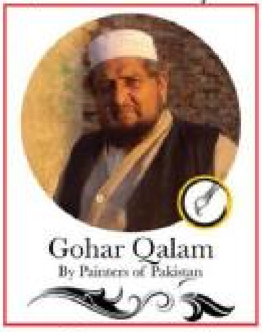

ڈاکٹر ندیم شفیق ملک

اقبال اکادمی کے تاحیات رکن، ماہر اقبالیات، سابق سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، سابق رکن گورننگ باڈی اقبال اکادمی، ڈاکٹر ندیم شفیق ملک ۲۴ دسمبر ۲۰۲۰ء کو وفات پا گئے۔ ڈاکٹر ندیم شفیق ملک تیس سے زائد اقبالیاتی کتب کے مرتب و مصنف تھے۔ بوقت وفات پرنٹنگ کارپوریشن پاکستان کے صدر نشین کے طور پر فائز تھے۔ ان کی علمی و اقبالیاتی سرگرمیاں نمایاں تھیں۔

شمس الرحمٰن فاروقی

معروف اقبال شناس اور اردو دان جناب شمس الرحمٰن فاروقی ۲۵ردسمبر ۲۰۲۰ء کو الہ آباد (بھارت) میں وفات پا گئے۔ شمس الرحمٰن فاروقی اُردو اور انگریزی میں متعدد کتب کے مصنف تھے۔ اقبالیاتی ادب میں آپ کی کتب ''خورشید کا سامان سفر'' اور "How to read Iqbal" شامل ہیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی کو مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے بھی نوازا۔ ۱۹۹۶ء میں انھیں برصغیر کا سب سے بڑا ادبی ایوارڈ سرسوتی سمان بھی ملا۔

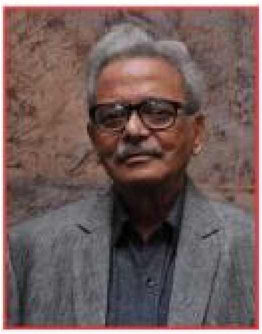

پروفیسر ظفر احمد صدیقی

پروفیسر ظفر احمد صدیقی ۲۹ دسمبر ۲۰۲۰ء کو علی گڑھ (بھارت) میں میں انتقال کر گئے۔ وہ شعبہ درس و تدریس سے تقریباً ۴۰ سال تک وابستہ رہے۔ ۱۷ کے قریب کتب تصانیف کیں۔ ۱۳۵ سے زائد مقالات ملک اور بیرون ملک خصوصا پاکستان (نقوش، اقبالیات، صحیفہ، قومی زبان) کے معیاری جرنل میں شائع ہو چکے ہیں۔ پروفیسر ظفر احمد صدیقی کو ''نقوش ایوارڈ، لاہور (پاکستان) کے علاوہ ہندوستان کی مختلف اردو اکیڈمیوں نے انعامات و اعزازات سے نوازا۔

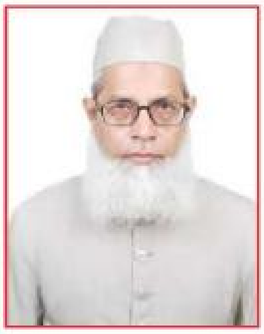

خادم حسین رضوی

خادم حسین رضوی ۱۹رنومبر ۲۰۲۰ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ خادم حسین رضوی اقبال شناس تھے اور کلام اقبال انھیں ازبر تھا۔ وہ اکثر اپنی تقاریر میں علامہ اقبال کے اشعار پڑھتے اور ان کی تشریح دین کے لحاظ سے کرتے۔ خادم حسین رضوی علامہ اقبال کو مرشد قرار دیتے تھے اور ہر سال یوم اقبال کے موقع پر مزار اقبال کے احاطے میں جلسہ منعقد کرتے۔

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

اقبال اکادمی پاکستان، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے زیراہتمام خصوصی سیمینار

علامہ اقبالؒ اور تصوّرِ پاکستان

اقبال اکادمی پاکستان، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے زیر اہتمام "علامہ اقبال اور تصور پاکستان" کے عنوان سے ایوان اقبال میں خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت سینیٹر ولید اقبال نے کی۔ چیئرپرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ پنجاب مسرت جمشید چیمہ مہمان خصوصی تھیں۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ مقررین میں جنرل (ر) غلام مصطفیٰ، ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی، بریگیڈیئر (ر) وحید الزماں طارق اور سجاد میر شامل تھے۔ میزبانی کے فرائض ہارون اکرم گل اور سیدہ کوثر نے انجام دیئے۔ سید محمد مسعود عالم نے تلاوت جب کہ صفدر علی کاظمی نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سینیٹر ولید اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال اس لڑی کے موتی تھے جس کی شروعات مجدد الف ثانی، سید جمال الدین افغانی، سرسید احمد خاں نے کی۔ ولید اقبال نے علامہ اقبال اور تصور پاکستان کے موضوع پر سات نکات کی صورت میں بھرپور تجزیہ پیش کیا۔ سینیٹر ولید اقبال نے

> علامہ اقبال نے اپنے کلام میں جذبہ شہادت اور شہدا کو خراج تحسین پیش کیا ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین
> (ڈائریکٹر اقبال اکادمی)

کہا کہ پاکستانی قوم کی تعمیر میں جوانوں کے ساتھ بچوں کی قربانیاں بھی شامل ہیں۔

اور ہمیں ان کو نہ صرف یاد رکھنا ہے بلکہ ایک مضبوط قوم کی صورت میں ڈھلنا ہے جس کے بچوں کی طرف دشمن آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ علامہ اقبال نے اپنے کلام میں جذبہ شہادت اور شہدا کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

مومن کے لیے شہادت مال غنیمت اور حکمرانی کے لیے نہیں ہوتی۔

جنرل (ر) غلام مصطفیٰ کا کہنا تھا کہ پاکستان معرض وجود میں نہ آتا تو بھارت نہ ہوتا۔ ہمیں اپنے دشمن کو پہچاننا ہوگا۔ ہم بحیثیت قوم غور وفکر سے محروم ہو چکے ہیں۔ اللہ کے پاک کلام اور اقبال کی شاعری میں جا بجا غور وفکر کا پیغام ملتا ہے۔ ہمارا

ہمارا دشمن یہ نہیں بھولا کہ اگر اسلام یہاں نہ آتا تو آج برصغیر پر ان کی حکمرانی ہوتی: جنرل (ر) غلام مصطفیٰ

دشمن یہ نہیں بھولا کہ اگر اسلام یہاں نہ آتا تو آج برصغیر پر ان کی حکمرانی ہوتی۔ وہ اس خطے میں پاکستان کو کیسے پھلتا پھولتا دیکھ سکتا ہے۔ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو مجھے اپنے ہاتھوں پر اے پی ایس کے معصوم بچوں کا خون نظر آتا ہے۔ ہمیں ان بچوں کے خون کا حساب لینا ہوگا۔

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے کہا کہ جو قومیں اپنی تاریخ کو یاد نہیں رکھتیں، اللہ ان کے جغرافیے بھی محفوظ نہیں رکھتا۔ سانحہ سقوط ڈھاکہ اور اے پی ایس کے واقعات کو نہ صرف یاد رکھنا ہے بلکہ اس سے سبق سیکھ کر ہمیں آگے بڑھنا ہوگا۔ بریگیڈیئر (ر) وحید الزماں طارق نے کہا کہ قائداعظم اور علامہ محمد اقبال میں مشترک قدر نیشنل ازم

تھی۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا اور ان کے اس فلسفے کی حقانیت کو نریندر مودی مسلمانوں کے ساتھ اپنے رویے سے آج ثابت کر رہا ہے۔

مسرت جمشید چیمہ نے کہا کہ علامہ اقبال اور قائداعظم کے پاکستان اور آج کے پاکستان میں بہت فرق ہے۔ ہم علامہ اقبال اور قائداعظم کے پاکستان کے تصور سے بہت پیچھے ہیں لیکن ہم مایوس نہیں ہیں۔ آج ہندوستان میں جو اقلیتوں کا حال ہے خدا نہ کرے کسی قوم کے ساتھ ایسا ہو۔ ہمیں سب سے بڑا خطرہ ففتھ جنریشن وار سے ہے۔ لیکن مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے پاس دنیا کی سب سے بہترین یوتھ ہے۔ آج کے دن ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھتے ہوئے حصول پاکستان کے مقصد کو پورا کریں گے۔

آج کے دن ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھتے ہوئے حصول پاکستان کے مقصد کو پورا کریں گے: مسرت جمشید چیمہ

اقبال اکادمی پاکستان۔اراکین ہیئت حاکمہ و مجلس عاملہ

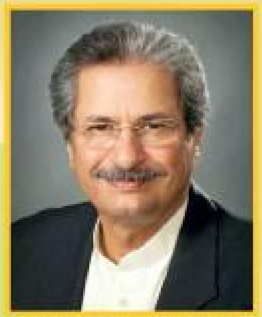

جناب شفقت محمود، وفاقی وزیر برائے تعلیم و فنی تربیت، قومی تاریخ و ادبی ورثہ، صدر، اقبال اکادمی پاکستان

ڈاکٹر شہزاد قیصر، نائب صدر، اقبال اکادمی پاکستان

محترمہ ثمین جاوید احمد، وفاقی سیکرٹری، قومی تاریخ و ادبی ورثہ

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان

جناب ظہیر احمد صدیقی، خازن اقبال اکادمی پاکستان

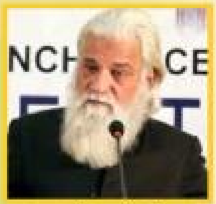

پروفیسر ڈاکٹر احسان اکبر (اسلام آباد)

اقبال اکادمی پاکستان
کی ہیئت حاکمہ برائے دورانیہ
۲۰۱۸ء تا ۲۰۲۱ء

ڈاکٹر محمد ضیاء الحق (ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحقیقات اسلامی)

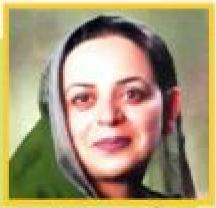

ڈاکٹر روبینہ شاہین (خیبر پختونخوا)

ڈاکٹر فاطمہ حسن (سندھ)

پروفیسر جلیل عالی (پنجاب)

ڈاکٹر عبدالرؤف رفیقی (بلوچستان)

صوبائی اقبالؒ یوتھ کنونشن

نوجوان علامہ اقبالؒ کی تعلیمات کے مطابق ملک کی باگ ڈور سنبھالیں تو کوئی وجہ نہیں پاکستان دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں شمار نہ ہو: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

اقبال اکادمی پاکستان، ادارہ تحقیقات اسلامی، پیغام پاکستان اور ایس ایس ڈی او کے زیر اہتمام ۲/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ایوان اقبال میں اقبال یوتھ کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔اس

> ایمان داری، سچائی اور بہادری کے اوصاف اپناتے ہوئے نوجوان ملک کو ترقی کی بلندیوں پر لے جاسکتے ہیں: صوبائی وزیر رائے تیمور علی خان

موقع پر صوبائی وزیر امور نوجوانان رائے تیمور خان اور سینیٹر ولید اقبال مہمان خصوصی تھے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈی جی آئی آر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، معروف سماجی دانش ور قاسم علی شاہ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر ایس ایس ڈی او سید کوثر محمود اور محترمہ فرح ناز نے بھی خطاب کیا۔نوجوان اقبال کی تعلیمات کے مطابق ملک کی باگ ڈور سنبھالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں شمار نہ ہو۔ ان خیالات کا اظہار ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے صوبائی اقبال یوتھ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کنونشن میں پنجاب بھر کی یونیورسٹیوں اور کالجوں سے طلبہ وطالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سینیٹر ولید اقبال نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقبال کی فکر کو رہنما بناتے ہوئے نوجوانوں کو ملکی ترقی میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔صوبائی وزیر رائے تیمور علی خان نے اس بات پر زور دیا کہ ایمان داری، سچائی اور بہادری کے اوصاف اپناتے ہوئے نوجوان ملک کو ترقی کی بلندیوں پر لے جاسکتے ہیں۔